



سوال

(441) شوال کے روزوں کے متعین ایام

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا انسان کے لیے جائز ہے کہ شوال کے روزے جن دنوں میں چاہے رکھ لے یا یہ ایام متعین ہیں؟ اگر کوئی مسلمان ان دنوں میں روزے رکھ لے تو پھر کیا ہر سال اس کے لیے یہ روزے رکھنے فرض ہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ أَتْبَعَهُ رِثَاءً مِنْ شَوَّالٍ كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ» (صحیح مسلم، الصیام، باب استحباب صوم سنتہ ایام من شوال، ج: ۱۱۶۲)

”جو شخص رمضان کے روزے رکھے اور پھر اس کے بعد شوال کے ہجرت روزے رکھ لے تو اس نے گویا زمانے بھر کے روزے رکھ لیے۔“

ان چھ روزوں کے لیے ایام محدود اور معین نہیں ہیں بلکہ مومن کو اختیار ہے کہ وہ سارے مہینے میں جس وقت چاہے یہ روزے رکھ لے، مہینے کے ابتدائی یا درمیانی یا آخری جس حصے میں چاہے روزے رکھ لے۔ اگر چاہے تو مہینے کے مختلف دنوں میں بھی یہ روزے رکھ سکتا ہے کیونکہ بحمد اللہ اس معاملے میں بہت گنجائش ہے اور اگر جلدی سے مہینے کی ابتدا میں مسلسل روزے رکھ لے تو یہ افضل اور نیکی کے کاموں میں سبقت کے باب سے ہوگا۔ پھر اگر بعض سالوں میں یہ روزے رکھے اور بعض سالوں میں نہ رکھے تو بھی کوئی حرج نہیں کیونکہ یہ روزے نفلی ہیں، واجب نہیں۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ارکان اسلام

عقائد کے مسائل: صفحہ 398



محدث فتویٰ